کولکاتا اعلامیہ - 2018

رفیوجیزاور مہاجر مزدوروں کی حفاظت کیلئے

مھانربان کولکاتا ریسرچ گروپ

کولکاتا اعلامیہ

30/نومبر 2018

مہاجرین اور تارکین وطن کے لئے تحفظ کی موجودہ بین الاقوامی حکومت کو تحفظ کے لئے اقدامات کو مضبوط بنانے کی طرف ایک نئے دباؤ کی ضرورت ہے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ دو نئے عالمی رابطے۔ایک مہاجرین کے لئے اور دوسرا ہجرت کے لئے اقوام متحدہ اپنائے گا، تاہ سوالات پیدا ہوتے ہیں کہ عالمی کمپیکٹ کتنے مختلف ہوں گے اور وہ وعدے اور تضادات کیا ہوں گے جن کے ساتھ وہ آئیں گے؟ کلکتہ ریسرچ ماہرین کے ذریعہ 6روزہ ریسرچ ورکشاپ اور بین الاقوامی کانفرنس کے ذریعہ روزالکسمبرگ اسٹفتنگ کے تعاون سے دی اسٹیٹ آف دی گلوبل پروٹکشن سسٹم فار رفیوجیز اور مائیگ ریٹنٹس (25 سے 30 نومبر 2018) میں ان سوالات کو پس منظر میں تلاش کیا گیا۔ آبادی کے بہاؤ کی عالمی اور علاقائی حقائق کی 101 ماہرین تعلیم کارکنان بین الاقوامی انسانی اداروں کے عہدہ داران اور دنیا بھر کے ممالک کی 18 سے صحافیوں نے تقریب میں حصہ لیا۔ایک قرارداد جیسے کولکاتا اعلامیہ کہا جاتا ہے۔ ماہرین کی مشاورت سے تیار کیا گیا اور 30 نومبر 2018 کو ایونٹ کے افتتاحی دن منظور کیا گیا۔

”کولکاتا کانفرنس، اسٹیٹ آف گلوبل پروٹکشن سسٹم برائے پناہ گزین اور مہاجرین“

- پناہ گزینوں اور تارکین وطن کیلئے عالمی تحفظ کے نظام ریاست پر کولکاتا کانفرنس نوٹ کرتی ہے کہ گذشتہ دہائی میں عالمی پناہ گزینوں کا بہاؤ واضح طور پر بگڑتا جارہا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ عالمی تارکین وطن کا بحران پہلے سے کہیں زیادہ گہرا اور وسیع تو دکھائی دے رہا ہے۔انسانی حقوق اور انسانیت سوز تحفظ لاحق اور متضاد ہیں۔مہاجر اور پناہ گزیں ایک ہی وقت میں پسماندگی کے باوجود ایک معمولی اور نظر انداز کئے جانے کے اصول پر زندہ ہیں لیکن اس صورتحال میں طاقت کے کام کے طور پر عالمی ذمہ داری کے الٹ جانے کی کوششوں کے اصول پرستوں کے طور پر ”مثال کے طور پر حفاظت کے لئے تیار کردہ ذمہ داری“ یکساں طور پر حیرت انگیز مگر غلط انجام تک پہنچ گئی ہے۔ دریں اثناء انسانی اور مہاجرین کے حقوق کی فراہمی کیلئے مقامی، علاقائی، روایتی دوطرفہ اور دیگر کثیر الجہتی کوششوں کو انسانی وقار کو نظر انداز کیا گیا ہے لیکن قیمتی مثال کے طور پر جاری رکھا گیا ہے۔

- ایسی صورتحال میں جہاں آبادی کا بہاؤ تیزی سے ملاوٹ اور فطرت میں بڑے پیمانے پر ہورہا ہے اور مہاجرین و تارکین وطن کی بنیادی ذمہ داری اٹھانے کے لئے ریاستوں کے حدود اور ناپسندیدگی واضح ہوتی جارہی ہے۔اقوام متحدہ کے مہاجرین اور تارکین وطن سے متعلق عالمی سطح پر رابطے کے معاشرے کے پورے نکتہ نظر کے ساتھ مختلف اسٹیک ہولڈرس بشمول کاروباری اور تجارتی طبقات کو دنیا کے لئے ایک موقع سمجھا جارہا ہے کہ وہ مہاجرین اور تارکین وطن کے تحفظ سے متعلق پرانے طریقوں پر نظر ثانی کرے۔

- یہ صورتحال پناہ گاہوں کے لحاظ سے تحفظ کے لئے جغرافیائی حیثیت رکھتی ہے جس میں غیر متزلزل مزدور حقوق کے ساتھ غیر متزلزل تیسرے ممالک، ہاٹ اسپاٹس، بورڈ زون، محفوظ کوریڈور بھی غیر متزلزل مزدور حقوق عالمی معیشیت کے ترسیل زرمرکوز طبقوں کی طرف سے نشان زد کیا گیا ہے شدید مالی اور سیکوریٹی آپریشنوں کی خصوصیت اقوام متحدہ کے اقوام سے مہاجرین اور پناہ گزین کو عالمی ترقی کے مقاصد میں شامل کرتے ہیں۔

- اس کے ساتھ ساتھ جگہیں نسل، مذہب، ذات، قابلیت، جنسیت، جنس اور وسائل پر امتیازی سلوک اور اخراج کو برداشت نہیں کیا جاسکتا، یہ صورتحال استحقاق، اکثریتی، مردانہ، یکطرفہ ثقافتی اقدار کو مسترد کرتی ہے جو مہاجرین، تارکین وطن یا بے وطن خواتین کو ان کی انفرادیت، تابعیت، سیاسی اور سماجی شہریت اور انتخاب کی صلاحیت کو نقصان پہنچا سکتی ہے لیکن اس سے ان کی شہریت اور قابلیت سیاسی اور سماجی پسند کو اختیار کرنے کی طرف مائل کرسکتی ہے۔

- دنیا بھر میں پناہ گزینوں کی معیشتوں یا تارکین وطن کی معیشتوں کی خصوصیات کے ساتھ صورتحال ظاہر کرتی ہے (اے) مہاجرین کے درمیان قریبی تعلقات، جبری ہجرت کے دیگر متاثرین، غیر قانونی تارکین وطن اور (ب) آئی ڈی پی ایس، اس طرح مہاجر معیشت اور مجموعی طور پر غیر رسمی معیشت (سی) رسمی اور غیر رسمی مزدوروں کی مداخلت اور (ڈی) مہاجر اور پناہ گزین مزدوروں کو قومی معیشتوں میں شامل کرنا اور عالمی سطح پر معیشت کو جمہوریت کے سیاسی دائرے سے خارج کرنا اور (ایف) مہاجرین پیدا کرنے میں نسل، مذہب، وسائل اور جنس کے درمیان قریبی تعلقات اور غیر ملکی (جی) اس کے نتیجے میں فوری مزدوری حقوق، سیاسی حقوق اور انصاف کے اصولوں کو ملا کر نئی فوری ضرورت (ایچ) اور انصاف اور آزادی کے متضاد اصولوں کے اوقات

میں دوسرے متوازی طور پر عالمی سطح پر تحفظ کی حکمرانی کے تابع کرنا اس کے علاوہ یہ صورتحال سب سے بڑھ کر ایسے وقت میں انصاف اور آزادی کے مقابلے میں اصول لائے جاتے ہیں۔

- یعنی آبادی کے گروہ کسی ریاست کے تحفظ کے بغیر زندگی گذارنے کے پابند ہیں جبکہ کسی ریاست کی رکنیت معمول کی حیثیت رکھتی ہے۔ بے حسی کے مسئلے کے جواب میں عوامی بین الاقوامی قانون کے دائرے میں ہونے والے قواعد کے باوجود بے حسی نے پناہ گزینوں کو متاثر کیا ہے۔ آخر کار مہاجرین شہریت معاملے میں بے حسی پیدا ہوگئی ہے اور مہاجروں کی شہریت اور بے شہریت کے درمیان تفریق تیزی سے خراب ہوتی جا رہی ہے، اس کے علاوہ طویل عرصے سے مقیم باشندے اور کسی ریاست کے شہری بعض اوقات ریاست کے بغیر ریاست کے بے وطن ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ریاستوں کی جانشینی یا علاقائی تنظیموں کی نئی شہریت کی پالیسیوں سے ابھر کر سامنے آنے والی اقلیتوں پر ظلم و ستم کی وجہ سے بھی پھیلا ہوا ہے اور ریاست کی بے حسی نے ریاستوں کے بڑے پیمانے پر تعصب بڑھاتا ہے جس کی وجہ سے ریاستوں کو شہریوں یا باشندوں کو ملک بدر کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

- جیسا کہ جنوبی ایشیا میں سرحد پار اور سرحد پار کی نقل و حرکت سے متعلق تنازعات سے بھرپور سرحدیں اور سرحدوں کے درمیان مشتبہ نقل و حرکت کی بناء پر ریاستوں نے اپنی شہریت کے استعداد میں اور بھی تیزی کے ساتھ سختی پیدا کی ہے جس کی بناء پر بڑے پیمانے پر لوگوں کو بے وطنی نصیب ہوئی ہے اور وہ ثقافتی اور جغرافیائی سطح پر گھٹ کر رہ گئے ہیں اور بے وطنوں کے لئے جو سخت شرائط و ضوابط پیدا ہو چلے ہیں اس کی وجہ سے حالات اور بھی خراب ہیں۔

ایسی صورتحال میں خطے میں ایک نئی قسم کی بے وطنی کی صورتحال پیدا ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے بڑے پیمانے پر مزدوروں کو ہجرت کرنی پڑی ہے جس میں افسران اور غیر سرکاری سطح پر اس صورتحال کا سامنا کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ ریاستوں کے درمیان ریاستوں نے مہاجرین، تارکین وطن کو واپس بھجوانے کا مطالبہ کیا ہے جس سے پڑوسی ملک نے انکار کیا جس کے نتیجے میں وہ تارکین وطن اور مہاجر بے وطن ہو کر رہ گئے ہیں۔

- اس صورتحال میں موجودہ قانونی حکمرانی کے اقدامات سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ وہ بے وطنوں کے معاملے میں اور ان کے مسائل کو حل کرنے میں کس قدر لاپرواہی برتی ہے۔ سامراجیت کے دور کے بعد وہ خطے جیسے جنوب ایشیا کی طرف سے پکار دی گئی تھی وہ قانونی حکمرانی کو کہ وہ اور بہتر طریقے سے اور بڑے پیمانے پر حالات کو بہتر بنائے خاص طور پر عدلیہ کے تجربات اور موجودہ مونسپل اور عالمی قوانین نے علاقائی قوانین جو بے وطنوں کے لئے تھا وہ دنیا کے مختلف خطوں میں بیک وقت پایا گیا۔

- ایسے وقت میں جبکہ جنگ کی ہولناکیاں عراق، شام، اسرائیل، فلسطین، یمن اور افغانستان کو تباہ و برباد کر رہی تھیں اور سنٹرل ایشیا کے وہ علاقے اور کیکیرکاؤس خطہ جہاں جنوب ایشیائی لوگوں کی شہریت کے حقوق سلب کر لئے گئے اور ساتھ ہی بحیرہ ہند کا خطہ جس میں ایشیائی خطہ جس میں آبادی کے اعتبار سے بہت گھنا تھا وہ پناہ گزینوں کے مسائل حد سے زیادہ بڑھ گئے جس کی مثال بہت بڑے پیمانے پر روہنگیایوں کا اخراج جو جان بچانے کی خاطر میانمار سے راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہوئے وہ اس وقت کی سب سے تازہ ترین مثال ہے۔ اور یہ سب غیر متوازی آبادی کے متحرک ہونے سے ہے خاص طور پر ہندوستانی برصغیر میں جب تقسیم کا عمل سامنے آیا اور گذشتہ چند دہائیوں سے پناہ

گزیں، پناہ گاہ کے خواہستگار، مہاجر مزدور اور اغوا شدہ لڑکیاں بچے اور خواتین وغیرہ مہاجر مزدور کی حیثیت سے ملائشیا، انڈیا ترکی اور دیگر ملکوں میں دوسرے ایشیائی ممالک سے دراندازی کرنے پر مجبور ہوئے اور یہ ایک ایسی صورتحال رہی جہاں سخت ترین سرحدی ہندشیں، پرتشدد سرحدی علاقے، جہاں مزدوروں کا کوئی حق نہ ہو اور حد سے زیادہ کم اجرت پر کام کرانا اور یہ سب ایشیائی صورتحال ایسے ہیں جس میں بہت بڑے پیمانے پر جانچ پڑتال ضروری ہے اور گلوبل تحفظ دینے والی حکمرانی برائے پناہ گزیں، بے وطن افراد اور مہاجروں کے بارے میں جانچ پڑتال بہت ضروری ہے۔

- ایشیائی صورتحال واضح طور پر پکار دیتا ہے کہ مزید کوششیں کی جائیں جس کے ذریعہ تحفظ، حفاظت اور عزت واحترام ملے ان پناہ گزینوں، پناہ چاہنے والوں، بے وطنوں، مزدور مہاجروں اور اندرونی طور پر بچھڑے افراد کیلئے ہونا چاہئے جس کے لئے مختلف سطح پر بڑے پیمانے پر گفت وشنید ہو جس میں ریاستیں، علاقائی خطے، سول سوسائٹی، دوطرفہ حالات کے ذمہ دار اور شہر اس سلسلے میں پیش رفت کریں۔

اعلان کرتا ہے کہ...

(1) یہ حقوق عالمی سطح پر انسانی حقوق کی حمایت کرتا ہے اور کوئی بھی رکاوٹ اس حق کو اپنی پالیسی کا حصہ نہیں بنا سکتا اور جو اقدامات کئے جائیں وہ انسانوں کے وقار سے کھلواڑ نہیں کرسکتا ہے۔

(2) پناہ گزیں، مہاجرین، بے گھر افراد نقل مکانی کرنے والے بے وطن اور دیگر کسی بھی حفاظتی نظام، قانونی حکومت، حکومت اور سماجی اداروں میں مرکزی شخصیات ہیں۔

(3) ایک عالمی کمپیکٹ کے خیال کو مختلف علاقائی، ملک، مقامی روایتیں، شہر اور دیگر ترازو

میں تحفظ کے طریقوں کو تسلیم کرتا ہے، کسی بھی عالمی معاہدے کا مقصد پائیدار قراردادوں کا مقصد وسیع پیمانے پر مکالموں پر مبنی ہونا چاہیئے جس میں مہاجرین، تارکین وطن، بے ریاست افراد اور ان کا دفاع کرنے والے گروپ شامل ہیں۔

(4) کوئی بھی تحفظ کا فریم ورک عالمی اور مقامی نسل، مذہب پر مبنی امتیازی سلوک کا مقابلہ کرنا چاہیئے، ذات پات، قابلیت، جنس اور درجات کا اثر حقوق پر پڑتا ہے اور اس سے تمام انسانوں کا وقار داؤ پر لگ جاتا ہے۔

(5) عالمی فریم ورک کی کوئی دی ڈیزائیننگ جو تحفظ کے معاملے میں ہو تشدد برپا کرنے والے مجرم اور اجاڑے گئے لوگوں کے معاملات کا احتساب ہونا چاہیئے اور ان کی کارروائیوں کا حساب لینا چاہیئے۔

(6) پناہ گزین، مہاجر اور بے ریاست افراد جو بے نظم مزدوروں کی طرح سے کام کرتے ہیں انہیں سماجی اور معاشی حقوق ملنا چاہیئے۔

(7) بے ریاست افراد کے تحفظ کو ترجیح دینے کی ضرورت ہے، ان کے حقوق شہریت کی بحالی ہونی چاہیئے جو عالمی ذمہ داری ہے۔

(8) بڑے پیمانے پر جو جبریہ ہجرت کرائے جاتے ہیں اور ایشیا میں بے ریاستی بحران، ایسے میں ایک تحفظاتی حکمرانی افریقی چارٹر کے مطابق انسانوں اور دیگر لوگوں کے حقوق اور ان کے علاقائی سسٹم اور ادارے غیر متحرک ہیں۔ ایسے چارٹر میں حقوق انسانی کے شرائط ہونے چاہیئے جس میں مزدوروں کے حقوق برائے مہاجرین، پناہ گزین بشمول مزدوروں کے حقوق، پناہ حاصل کرنے والے اور بے ریاست افراد کے لئے وقار اور حقوق سبھوں کیلئے یکساں ہونے چاہیئے۔

● ابھجیت سین (انڈیا) سدیپ باسو (انڈیا) تانیہ داس (انڈیا) لارنس جوما (جنوبی افریقہ)، اپالا کنڈو (انڈیا)، ادیتی مکھرجی (انڈیا)، سمریش گوچھیت (انڈیا) سنیل کمار کنڈو (انڈیا)

ایزیو پگلیا (اٹلی) انا دانیری (اٹلی) مہا پر بھوسین (انڈیا) اسٹیفینی کرون (جرمنی) سبھاش ہلدار (انڈیا) دیباشش داس (انڈیا) شوو جیت باگچی (انڈیا) نیلنجانا چکر ورتی (انڈیا)، راجکمار نا گرجا (سری لنکا) انجے اسٹیبٹز (جرمنی) پی دتہ رائے (انڈیا) جینٹا کوہیلو (آسٹریلیا) ملیسا ایکزو (آسٹریلیا) ڈیشا گھوش (انڈیا) روچیکا گپتا (انڈیا) جیوتسنا سری واستو (انڈیا) سنت سرکار (انڈیا) ران بیر سمدار (انڈیا) سوم نیرولا (نیپال) مجیب احمد عزیزی (افغانستان)، جنیفر ہائیڈمین (کناڈا) ولیم والٹرس (کناڈا)، ایٹی ابرہم (سنگاپور)، بھمپا بوس (انڈیا) ڈیوڈ نیومین (اسرائیل) سپچیر یٹا سین گپتا (انڈیا)، انکیتا مانتا (انڈیا)، اشوک کمار گیری (انڈیا)، نسرین چودھری (انڈیا)، جی ایم عارف الزماں (بنگلہ دیش) ساجد احمد فہر دین (سری لنکا)، بدھا سنگھ کیپ چھاکی (نیپال) سوم دتہ چکرورتی (انڈیا) موسمی چیتیا (انڈیا) ایم ابراہیم دانی (انڈیا) شیاملیند و مجمدار (انڈیا (سنجایو جانیک (کروشیا) انجیلا اسمتھ (آسٹریلیا) راج کمار مہتو (انڈیا) روما سنگھ (انڈیا) میگھا سنگھ (انڈیا) سوتیلیکھا بھٹاچاریہ (انڈیا) میشیل چین (آسٹریلیا)، وی کے ترپاٹھی (انڈیا) پاؤلونو واک (اقوام متحدہ) سریتا پا چکرورتی (انڈیا) ریشمی بنرجی (انڈیا، ایس۔ ایرودیا راجن (انڈیا)، سبیا ساچی باسورائے چودھری (انڈیا)، مائیکل فیز (انڈیا) سمتا بسواس (انڈیا) اجیت کمار پنکج (انڈیا) جیور جیا ڈونا (اقوام متحدہ) راجت رائے (انڈیا) جینا ئنا گلواڈ (برازیل) ماتن کمینز (امریکہ) اندر جیت مجمدار (انڈیا) ساگر بسواس (انڈیا) دیبا نجن کار (انڈیا) آئی اچاریہ (انڈیا)، تنموئے مالاکار (انڈیا) سیبا جی پراتیم باسو (انڈیا) کاٹجا دوس (جرمنی) جوئرگ اسکلز (جرمنی) ادیتی سبرا وال (انڈیا) سشیل کمار (انڈیا) شیبساشش چٹرجی (انڈیا) امیتا بھٹا سالی (انڈیا) پرسنتا رائے (انڈیا) انا سوابا سورائے چودھری (انڈیا شیرا مکھرجی (انڈیا) کے بندو پادھیائے (اندیا) روپ شری جوشی (نیپال) عبدالکلام آزاد (انڈیا) پیٹریو جانک (سربیا)، آئیسے کیگلر (آسٹریلیا) میگھنا گوہا ٹھاکرتا (بنگلہ دیش) آئرین پیانو (پرتگال) رابن داؤ (انڈیا) شتابدی داس (انڈیا) شہناز رانو (انڈیا) سنجیدہ جسیمین (انڈیا) ارمی مکھو پادھیائے (انڈیا) انیتا سین گپتا (انڈیا) پریہ سنگھ (انڈیا) رتن چکرورتی (انڈیا) سبھاشری راوت (انڈیا)